سوال

(393) وقت تمتع اور یوم ترویہ (آٹھ ذوالحج) سے پہلے حج کا احرام باندھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا تمتع کرنے والے کے لیے تمتع کا کوئی وقت محدود ہے؟ اور کیا وہ یوم ترویہ سے پہلے بھی حج کا احرام باندھ سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں تمتع کے لیے احرام باندھنے کا وقت محدود ہے اور وہ ہے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن۔ یہ حج کے مہینے ہیں۔ کوئی شخص شوال سے پہلے اور عید کی رات کے بعد تمتع کا احرام نہیں باندھ سکتا لیکن افضل یہ ہے کہ پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا جائے اور عمرہ سے فراغت کے بعد صرف حج کا احرام باندھا جائے اور یہ ہے تمتع کامل۔ اور اگر کوئی شخص عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھ لے تو اسے متمتع بھی کہتے ہیں اور قارن بھی اور ان دونوں صورتوں میں دم دینا لازم ہے، جسے دم تمتع کہتے ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا جانور جو ذبح کیا جائے جسے بطور قربانی کے ذبح کرنا جائز ہو، اس سلسلہ میں قربانی کی طرح گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ بھی کافی ہو کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ... سورة البقرة ١٩٦

''تو جو (تم میں سے) حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے تو وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے۔''

اور اگر کوئی شخص قربانی نہ کر سکتا ہو تو وہ اس طرح دس روزے رکھے کہ تین تو ایام حج ہی میں اور سات اپنے گھر واپس آ کر رکھے، جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا، حج کا وقت محدود ہے، غیر محدود نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص شوال کے آغاز میں احرام باندھے تو پھر عمرہ سے لے کر آٹھ ذوالحج کو حج کا احرام باندھنے تک مدت طویل ہوگی جیسا کہ حضرات صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے احرام باندھا تو آپ نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ احرام کھول کر حلال ہو جائیں۔[1] حضرات صحابہ کرام میں سے بعض مفرد تھے اور بعض قارن تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ حلال ہو جائیں سوائے ان کے جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو صحابہ کرام نے طواف کیا، سعی کی، بال کتروائے، اور حلال ہوگئے اور اس طرح وہ متمتع بن گئے تو یوم ترویہ یعنی آٹھ ذوالحج کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ اپنی رہائش گاہوں سے حج کا احرام باندھ لیں، لہذا افضل طریقہ یہی ہے۔ اگر کوئی شخص ذوالحج کے آغاز میں یا اس سے بھی پہلے حج کا احرام باندھ لے تو یہ بھی صحیح ہے لیکن افضل یہ ہے کہ حج کا احرام آٹھ ذوالحج کو باندھے جیسا کہ حضرات صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کیا تھا۔

---

[1] امام بخاری نے اسے کتاب العمرۃ، باب متی یحل المعتمر میں تعلیقا ذکر کیا ہے اور باب عمرۃ التنعیم میں موصولا ذکر کیا ہے۔

صحیح مسلم، الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 1218

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج2 صفحہ283